سوال

(14) دعاؤں کو پانی پر دم کرنا اور مریض کو پلانا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وادعیہ مأثورہ ، جو قرآن وسنت سے ثابت شدہ ہو۔ ایسی دعاؤں کو پانی پر دم کرنا اور مریض کو پلانا کیسا ہے ؟ اس کے بارے میں سلف صالحین کا کیا طریقہ رہا ہے ؟ شاہد جمال امام وخطیب جامع مسجد مولانا پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم ، بہار

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رقیہ اور جھاڑ پھونک قرآنی آیات ، ادعیہ ماثورہ اور ایسے کلام سے جس کا معنی ومفہوم معلوم ہو جائز ہے ، اس سلسلے میں بہت ساری حدیثیں آئی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباري 10/195 ''باب الرقی بالقرآن والمعوذات ،، میں فرماتے ہیں :

''وقد أجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلثة شروط : أن یکون بکلام اللہ تعالی او باسمائہ أو بصفاتہ وباللسان العربی ، أو بما یعرف معناہ عن غیرہ ، وأن یعتقد أن الرقیہ لا تؤثر بذاتہا بل بذات اللہ تعالی ،،.

قرآنی آیات اورادعیہ مأثورہ جو کتاب وسنت سے ثابت ہو۔ ایسی دعاؤں کو پانی یا اس کے علاوہ تیل وغیرہ پر دم کرنے کے سلسلے میں ابوداؤد میں ایک حدیث آئی ہے اور نسائی میں بھی مرسلاً موجود ہے ''عن ثابت بن قیس بن شماس عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ ! ثم أخذ دخل علی ثابت بن قیس –قال احمد : وہو مریض – اکشف الباس رب الناس ! ثم أخذ ترابا من بطحان ، فجعلہ فی قدح ، ثم نفث علیہ بماء وصبہ علیہ ،، اے لوگوں کے رب !ثابت بن قیس بن شماس کی تکلیف دور کردے ۔ پھر آپ ﷺ نے مقام بطحان سے مٹی لی اور اس کو ایک برتن میں لیا ، پھر اس پر دم کیا یا تھوتھو کیا پھر اس پانی سے مخلوط شدہ مٹی کو ثابت کے اوپر ڈال دیا ،،۔ سنن ابی داوٗد مع عون المعبود 10 320 کتاب الطب باب الرقی اس حدیث سے مٹی وغیرہ پر دم کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی نے اپنی سنن نے مسنداً مرسلا دونوں طریقوں سے ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری کتاب الطب باب الرقیة 10 208).

اس طرح حافظ ابن حجر نے فتح الباری ۔ الطب 10 209 ''باب الرقیة النبی صلی للہ علیہ وسلم ،، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے ''عن عائشة قالت : کان النبی صلی للہ علیہ وسلم یقول فی الرقیة : بسم اللہ تربة أرضنا وریقة بعضنا ، یشفی مریضنا أو سقیمنا باذن ربنا ، قال النووي : معنی الحدیث أنہ أخذ من ریقة نفسہ علی اصبعیہ السبابة ، ثم وضعہا علی التراب ، فعلق بہ شئ منہ ، ثم مسح بہ الموضع العلیل أو الجریح قائلا الکلام المذکور فی حالة المسح ،، نووي بشرح مسلم (کتاب السلام ، باب الطب والمرضی والرقی سنن أبی دووٗد مع العون

399/10 اس سے بھی مٹی وغیرہ پر دم کرکے اس کے لیپ کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

امام بغوی ''شرح السنۃ،، میں لکھتے ہیں : ''وقد روي عن عائشة، أنها كانت لاتري بأسا أن يعوذفي الماء، ثم يعالج به المرض، وقال مجاهد: لا بأس أن يكتب القرآن ويغسله ويسقيه المريض، ومثله عن أبي قلابة، وكرهه النخعي وابن سيرين، وروي عن ابن عباس أنه أمر ان يكتب لامراء تعسر عليها ولادتها آيتين من القرآن كلمات، ثم يغسل ويسقي، وقال أيوب: رأيت اباقلابة كتبا بامن القرآن، ثم غسله بماء وسقاء رجلا كان به وجع، يعني الجنون،،، (شرح السنة للبغوي 166/12، زادالمعاد 170/4).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اپنی کتاب حکم السحر والکہانۃ وما یتعلق بہ میں سائل کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دعائیں اور طریقہ علاج ذکر کرنے کے بعد: ''وإن قرأهذه الرقية والأدعية في ماء، ثم شرب منه المسحور واغتسل بمافيه، كان من اسباب الشفاء والعافية باذن الله، وإن جعل في الماء سبع ورقات من السدر الأخضر بعد دقها، كان هذه أيضا من أسباب الشفاء، وقد جرب هذا كثيرا فنفع الله به، وقد فعلنا كثيرا من الناس، فنفعهم الله بذلك، فهذه دواء مفيدنافع للمسحورين،، السحر والكهانة ص، 30/29، من رسائل الدعوة السلفية ص، 65 کی طرف رجوع کریں ہذا ما ظهرلي والعلم عندالله تعالى۔

کتبہ عبدالعزیز عبیداللہ الرحمانی 1420/14/7ھ/1999/10/25ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ